جنت میں رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت

اعداد

فضیلۃ الشیخ یوسف بن حسن الحمادی حفظہ اللہ

ترجمہ

الطاف الرحمن ابو الکلام سلفی

مراجعہ

ڈاکٹر عبد الحمید ظفر الحسن

صوبائی جمعیت اہل حدیث ممبئی

اعداد

فضیلۃ الشیخ یوسف بن حسن الحمادی حفظہ اللہ

ترجمہ

الطاف الرحمن ابو الکلام سلفی

مراجعہ

ڈاکٹر عبد الحمید ظفر الحسن

صوبائی جمعیت أہل حدیث ممبئی

نام کتاب	:	جنت میں رسول اللہ ﷺ کی رفاقت: اسباب و وسائل
مؤلف	:	فضیلۃ الشیخ یوسف الحمادی حفظہ اللہ
مترجم	:	الطاف الرحمن بن ابوالکلام سلفی
اشاعت	:	جنوری ۲۰۲۴ء
صفحات	:	۴۲
ایڈیشن	:	اول
تعداد	:	ایک ہزار
طباعت	:	A1 رگرافکس اسٹوڈیو | 9819189965-91+
ناشر	:	صوبائی جمعیت اہل حدیث ممبئی

ملنے کے پتے:

- جمعیت اہل حدیث ٹرسٹ، بھیونڈی، فون: 225071 / 226526
- دفتر صوبائی جمعیت اہل حدیث ممبئی، 14-15، چوناوالا کمپاؤنڈ، مقابل کرلا بس ڈپو، ایل بی ایس مارگ، کرلا (ویسٹ) ممبئی-400070_ٹیلیفون:9892255244
- مرکز الدعوۃ الاسلامیۃ والخیریۃ، بیت السلام کمپلیکس، نزد المدینۃ انگلش اسکول، مہاڈ ناکہ، کھیڈ، ضلع: رتنا گری-415709، فون:02356-264455

فہرست مضامین

مقدمہ

إِنَّ الحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ، وَنَسْتَعِيْنُهُ، وَنَسْتَغْفِرُهُ، وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ أَنْفُسِنَا، وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا، مَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلاَ مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُضْلِلْ فَلاَ هَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ، وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ. صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ، وَعَلَى آلِهِ، وَصَحْبِهِ، وَسَلَّمَ تَسْلِيمًا كَثِيرًا.

أما بعد:

محترم قارئین! اللہ تعالیٰ کی بے شمار نعمتوں میں سے ایک اعلی اور افضل ترین نعمت نیک لوگوں کی صحبت ہے، جو اس نے اپنے محبوب ترین بندوں کو میسر فرمائی ہے، جن کے دیدار سے آنکھوں کو ٹھنڈک اور جن کی ہم نشینی سے کامیابی حاصل ہوتی ہے۔

اور جن اخیار (نیک لوگوں) کی صحبت وقربت کامیابی کے رَمز وعلامت کے طور پر پیش کیا جاتا ہے، اُن میں سرِفہرست ہمارے نبی محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی ہے، کس قدر ایک مومن کا نفس آپ کی دیدار کا شوق رکھتا ہے، اور دل آپ ﷺ کے اقوال وافعال سے سکون محسوس کرتا ہے، اور کس قدر چھوٹے بڑے ہر امور میں آپ ﷺ کی اتباع و پیروری سے اعضاء وجوارح کو تقویت ملتی ہے۔ اور یہ دنیوی زندگی میں ایک اہم دینی فائدہ ہے۔

جبکہ بندے کو اخروی فائدہ آپ ﷺ کی قربت اور رفاقت کی صورت میں حاصل ہوگا، اور یہ شرف ومنزلت اسی قدر حاصل ہوگی جس قدر بندہ اِس دنیا میں سنت سے تمسک اختیار کیا ہوگا،

آپ کے طریقے کو لازم پکڑے رہا ہوگا، آپ کے اقوال کی چھان پھٹک اور آپ کے احوال کے تئیں توجہ دیتا رہا ہوگا، آپ کی پسند کی تلاش اور اس کے حصول میں لگا رہا ہوگا، اسی طرح آپ کے آثار کی تفتیش، اور امور شریعت کی تلاش وجستجو کیا ہوگا، نیز آپ ﷺ کے حقوق کی ادائیگی کا اہتمام کیا ہوگا۔

اور واضح رہے کہ اس معاملے میں لوگ قلت وکثرت کے مابین ہوتے ہیں۔

لہذا اپنے نفس کا خیر خواہ اور اپنے نبی ﷺ کی رفاقت کی چاہت میں مخلص اور سچے شخص کو چاہئے کہ وہ اپنے ہر قیمتی اور نفیس چیز کو اِن وسائل کی معرفت اور ان پر عمل کی راہ میں خرچ کر دے، بلکہ سچ پوچھو تو یہ اس کے دلی سرور کا سب سے بڑا داعیہ ہونا چاہئے۔

اسی غرض کے حصول کے لئے یہ رسالہ بنام ”جنت میں نبی ﷺ کی رفاقت اور اس کے اسباب و وسائل“ ترتیب دیا گیا ہے، تاکہ اس کے ذریعہ غافلوں کو تذکیر کی جائے، اور محبین رسول کو اس بات کی ترغیب دی جائے کہ وہ نبی اکرم ﷺ سے قریب کرنے والے اعمال واسباب مزید بروئے کار لائیں، اور جنت میں نبی اکرم ﷺ کی رفاقت کا حق دار بنیں۔

اور توفیق حقیقت میں اسے ہی ملتی ہے جسے اللہ تعالیٰ توفیق سے نواز دے اور منتخب کر لے، اور اُس کی اعانت فرما کر اسے ہدایت سے سرفراز کر دے، نیز ان اسباب کی اسے بصیرت عطا فرما دے، اور ان کو برتنا اسے نصیب فرما دے۔ والله المستعان وعليه وحده التكلان.

”اے اللہ! تو ہمارے دلوں کی ٹوٹی ہوئی حالت کو درست فرما، ہمارے چھوٹے، بڑے گناہوں کو معافی کا پروانہ مرحمت فرما، ہماری تمام تیاریوں کو آخرت کے لیے بنا دے، اور ہمارے تمام جذبات کو اُس چیز میں جمع کر دے، جو ہمیں جہنم سے نجات دلائے اور جنت کے

قریب لائے، اور ہمیں اپنی مہربانی، کرم فرمائی، اور رحمتوں سے نواز دے“۔ [1]

إنه خير مسؤول سبحانه، وأكرم مأمول، والحمد لله رب العالمين.

❍❍❍❍

---

[1] الشفا بتعريف حقوق المصطفى للقاضي عياض: ۳۷۔

تمہید

اے متلاشیان جنت! تمہیں کیا معلوم کہ اُس بے مثال جنت کی حقیقت کیا ہے؟ یہ وہ گھر ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے متقی بندوں کے لئے سجایا ہے، جس میں مختلف قسم کی نعمتیں اور لطف اندوز ہونے والی لذتیں رکھی ہیں، کہ جن کے بارے میں ہمارے وہم وخیال میں کوئی تصور بھی نہیں۔ اوراس جنت کے بارے میں ہمارا ایمان ہے کہ وہ پیدا کردی گئی اور موجود ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَسَارِعُوا إِلَىٰ مَغْفِرَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ أُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِينَ﴾ [آل عمران:۱۳۳]

اور اپنے رب کی بخشش کی طرف اور اس جنت کی طرف دوڑو جس کا عرض آسمانوں اور زمین کے برابر ہے، جو پرہیز گاروں کے لئے تیار کی گئی ہے۔

اس کا معنی یہ ہوا کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ جنت کو پیدا کر چکا ہے، اور اسے اپنے مومن بندون کے لئے تیار فرمادیا ہے۔

جنت کے اعلیٰ ترین منازل کی خواہش، اور اس کے حصول کی کوشش، یہ ہر مومن کی دلی آرزو ہوتی ہے، اور اس کی رغبت ہر اس شخص کو ہوتی ہے، جو خود کو جہنم کے خوف سے آزاد کرا کر اپنے مالک حقیقی کے نزدیک بلند مرتبہ پانے کی چاہت رکھتا ہے، اور اس بات میں کوئی شک نہیں کہ جنت کے اندر بلند ترین درجہ وہ ہے، جو انبیاء کرام کو حاصل ہوگا، اور یہ ہم مسلمانوں کے یہاں ایک مسلمہ عقیدہ ہے، اور پھر اُن کے بعد سر فہرست صحابہ کرام کا مقام ودرجہ ہے۔

اسی سلسلے میں رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد گرامی ہے کہ:

"إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ يَتَرَاءَوْنَ أَهْلَ الْغُرَفِ مِنْ فَوْقِهِمْ كَمَا يَتَرَاءَوْنَ الْكَوْكَبَ الدُّرِّيَّ الْغَابِرَ فِي الأُفُقِ مِنَ الْمَشْرِقِ أَوِ الْمَغْرِبِ لِتَفَاضُلِ مَا بَيْنَهُمْ". قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ تِلْكَ مَنَازِلُ الْأَنْبِيَاءِ لا يَبْلُغُهَا غَيْرُهُمْ؟ قَالَ: "بَلَى وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ رِجَالٌ آمَنُوا بِاللَّهِ وَصَدَّقُوا الْمُرْسَلِينَ".[1]

اہل جنت بالائی منزل والوں کو اس طرح دیکھیں گے جس طرح لوگ آسمان کے مشرقی یا مغربی کنارے پر چمکتا ہوا ستارہ دیکھتے ہیں، کیونکہ اہل جنت کا آپس میں فرقِ مراتب ضرور ہو گا۔" لوگوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول ﷺ! یہ تو انبیاء علیہم السلام کے مقام ہیں، ان کے مراتب پر کوئی اور نہیں پہنچ سکتا؟ آپ نے فرمایا: "کیوں نہیں! اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! جو لوگ اللہ پر ایمان لائے اور رسولوں کی تصدیق کی (وہ یقیناً ان مراتب کو حاصل کریں گے)"۔

چنانچہ سچا مومن وہ ہے جو جنت کے اندر انبیاء کرام کے قریب رہنے کا آرزومند ہو، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَن يُطِعِ اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَٰئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِم مِّنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ ۚ وَحَسُنَ أُولَٰئِكَ رَفِيقًا﴾[النساء:٦٩]

اور جو بھی اللہ تعالیٰ کی اور رسول ﷺ کی فرمانبرداری کرے، وہ ان لوگوں کے ساتھ ہو گا جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام کیا ہے، جیسے: نبی اور صدیق اور شہید اور نیک لوگ، یہ بہترین رفیق ہیں۔

---

① صحیح البخاري: ٣٢٥٦، واللفظ له، صحیح مسلم: ٢٨٣١۔

اور جنت میں جن کی رفاقت وصحبت کی آرزو اور چاہت کی جاتی ہے، وہ انبیاء کرام اور رسولوں کی جماعت ہے، اور جنت میں جن کی رفاقت سے شرف یاب ہونا سب سے زیادہ باعث سعادت ہے، وہ ہیں افضل الانبیاء، سب سے بلند و بالا مرتبے والے ہمارے نبی محمد رسول اللہ ﷺ، اور بھلا بتلائیں کہ آخر مسلمان اس سلسلے میں کیونکر نہ خواہاں ہو اور کیوں نہ اس کے لئے سعی وجستجو کرے؟!

وہ رسول اللہ ﷺ ہی کی ذات گرامی ہے کہ جن کی بعثت کے بفضل حق باطل سے واضح ہوگیا، رشد وہدایت گمراہی سے عیاں ہوئی، آپ ہی کی دعوت کے سبب اللہ کی معرفت حاصل ہوئی، اللہ کے حقوق کی ادائیگی بجالائی گئی، اور رب العالمین کی شریعت کے قیام کی کوشش کی گئی، نیز نبی اکرم ﷺ کے جہاد کے سبب روئے زمین پر عدل وانصاف کا بول بالا ہوا، رحمت وشفقت، نیکی وبھلائی، صلہ رحمی، الفت ومحبت اور باہمی اتفاق عام ہوا۔

کسی مسلمان کا نفس آخر کیسے اُن اسباب کو اختیار کرنے پر آمادہ نہ ہو، جو اسے نبی اکرم ﷺ کی رؤیت ودیدار نصیب کرائے؟! میرے رب کا نبی اکرم ﷺ پر درود وسلام ہو، کہ جنہوں نے تبلیغ دین کی راہ میں لاحق ہونے والی تکالیف پر صبر کیا، مشقتیں برداشت کیں، اور ہم تک ہر طریقے سے خیر کو پہونچانے، اور گمراہی سے ہمیں نکالنے میں بے انتہا مصائب ومشکلات برداشت کیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُم بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ﴾ [التوبہ:١٢٨]

تمہارے پاس ایک ایسے پیغمبر تشریف لائے ہیں جو تمہاری جنس سے ہیں جن کو تمہاری

مضرت کی بات نہایت گراں گزرتی ہے، جو تمہاری منفعت کے بڑے خواہش مند رہتے ہیں، ایمان والوں کے ساتھ بڑے ہی شفیق اور مہربان ہیں۔

کس قدر عظیم ہے وہ شخص جو جنت الفردوس میں رسول اللہ ﷺ کے پڑوسی ہونے کا شرف پالے، اور کس قدر خوش نصیب ہے وہ آدمی جو جنت میں نبی اکرم ﷺ کی رفاقت پالے۔

اور ہاں یاد رہے کہ جنت میں رسول اللہ ﷺ کی مرافقت وقربت کے ذریعہ کامیابی کا حصول، صرف تمناؤں سے نہیں ہوسکتا، یہ بلند و بالا مرتبہ تو صرف انہیں حضرات کو حاصل ہوگا، جو شرعی طریقے پر چلتے، اور اُن اعمال صالحہ کے تئیں جد و جہد کرتے ہیں، جو انہیں اس بلند مرتبہ تک پہنچانے کا ذریعہ اور سبب ہیں۔

اور واضح رہے کہ اس بلند مقام تک بندے کو پہنچانے کے جو مشروع طریقے اور اسباب ہیں وہ کئی ایک ہیں، اور اس بلند مقام سے مراد: جنت میں نبی اکرم ﷺ کی رفاقت اور مجاورت (پڑوسی بننے) کا شرف ہے۔

○○○○

① پہلا سبب: نبی اکرم ﷺ سے سچی محبت کرنا

جنت میں نبی اکرم ﷺ کی رفاقت سے سرفراز ہونے کے عظیم ترین اسباب میں سے ایک، آپ ﷺ سے سچی محبت ہے، جو عمل صالح کی شکل میں ظاہر ہوتی ہے، یعنی وہ سچی محبت جو بندے کے دل کو سنتِ رسول ﷺ کے ساتھ تمسک اختیار کرنے والا بنائے، اس کے تئیں تعلیم و تعلم، اس پر عمل، اس کے لئے استسلا م، عدم مخالفت، اس کی طرف دعوت، اور اس کے تئیں غیرت پر آمادہ کرے، اسی طرح سنت کے خلاف کی جانے والی طعن و تشنیع اور استہزاء سے ناراض ہونے پر ابھارے۔

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ السَّاعَةِ فَقَالَ: مَتَى السَّاعَةُ؟ قَالَ: وَمَاذَا أَعْدَدْتَ لَهَا؟ قَالَ: لَا شَيْءَ، إِلَّا أَنِّي أُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ ﷺ. فَقَالَ: أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ. قَالَ أَنَسٌ: فَمَا فَرِحْنَا بِشَيْءٍ فَرَحَنَا بِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ۔

قَالَ أَنَسٌ: فَأَنَا أُحِبُّ النَّبِيَّ ﷺ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ مَعَهُمْ بِحُبِّي إِيَّاهُمْ وَإِنْ لَمْ أَعْمَلْ بِمِثْلِ أَعْمَالِهِمْ۔

ایک شخص نے نبی ﷺ سے قیامت کے متعلق پوچھا کہ وہ کب آئے گی؟ آپ نے فرمایا: ”تونے اس کے لیے کیا تیاری کی ہے؟“ اس نے کہا: (عام مسلمانوں سے ہٹ کر) کچھ بھی (خاص عمل) نہیں۔ البتہ ایک (خاص) بات ہے، وہ یہ کہ میں اللہ اور اس کے رسول سے

(سچی) محبت کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت کے دن تو اسی کے ساتھ ہو گا جس سے تو محبت رکھتا ہے“۔

انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم کسی بات سے اتنا خوش نہ ہوئے جس قدر نبی ﷺ کے اس ارشاد گرامی سے خوش ہوئے کہ: ”تو قیامت کے دن اسی کے ساتھ ہو گا جس سے تو محبت رکھتا ہے“۔

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نبی اکرم ﷺ، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے محبت رکھتا ہوں۔ اور مجھے امید ہے کہ اس محبت کی وجہ سے میں روز قیامت ان کے ساتھ ہوں گا، اگرچہ میں نے ان جیسے اعمال انجام نہیں دیے۔ [1]

اسی طرح آپ ﷺ سے محبت کے دلائل میں سے اور جنت میں آپ کی رفاقت پانے کے اشرف ترین وسائل میں سے ایک یہ بھی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی پیروی کی جائے، یعنی ظاہر و باطن ہر صورت میں آپ ﷺ کی اتباع کی جائے؛ عقیدہ، عبادات، اخلاق اور دیگر طریقوں میں آپ ﷺ کی اقتدا کے تئیں حریص ہو یا جائے۔

ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ:

جاء رجل إلى النبي ﷺ فقال: يا رسول الله، وَاللَّهِ إِنَّكَ لأَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِي، وَإِنَّكَ لأَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَهْلِي وَمَالِي، وَأَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ وَلَدِي، وَإِنِّي لأَكُونُ فِي الْبَيْتِ، فَأَذْكُرُكَ فَمَا أَصْبِرُ حَتَّى آتِيَكَ، فَأَنْظُرَ إِلَيْكَ، وَإِذَا ذَكَرْتُ مَوْتِي وَمَوْتَكَ عَرَفْتُ أَنَّكَ إِذَا دَخَلْتَ الْجَنَّةَ رُفِعْتَ مَعَ النَّبِيِّينَ، وَإِنِّي إِذَا دَخَلْتُ الْجَنَّةَ خَشِيتُ أَنْ لا أَرَاكَ، فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ

---

[1] صحیح البخاري: ۳۶۸۸، واللفظ لہ، صحیح مسلم: ۲۶۳۹۔

شَيْئًا حَتَّى نزل جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلامُ بِهَذِهِ الآيَةِ: ﴿وَمَن يُطِعِ اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَٰئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِم مِّنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ﴾ - الآية۔ ①

ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آتا ہے اور کہتا ہے کہ: یا رسول اللہ! میں آپ کو اپنے جان و مال، اہل وعیال سے زیادہ محبوب رکھتا ہوں، بسا اوقات جب میں اپنے گھر میں اپنے اہل وعیال کے ساتھ ہوتا ہوں اور شوقِ زیارت بے قرار کرتا ہے تو دوڑا دوڑا آپ ﷺ کے پاس آجاتا ہوں، آپ کا دیدار کر کے سکون حاصل کر لیتا ہوں۔ لیکن جب میں اپنی اور آپ کی موت کو یاد کرتا ہوں، تو سوچتا ہوں کہ آپ تو انبیاء کے ساتھ اعلیٰ ترین درجات میں ہوں گے، اور میں اگر جنت میں گیا بھی تو آپ تک نہ پہنچ سکوں گا اور آپ کے دیدار سے محروم رہوں گا۔ (یہ سوچ کر) میں بے چین ہو جاتا ہوں، یہ سن کر آپ ﷺ نے کوئی جواب نہ دیا، حتی کہ جبریل علیہ السلام نبی اکرم ﷺ کے پاس یہ آیت کریمہ لے کر نازل ہوئے:

﴿وَمَن يُطِعِ اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَٰئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِم مِّنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ ۚ وَحَسُنَ أُولَٰئِكَ رَفِيقًا﴾ [النساء:٦٩]

اور جو بھی اللہ تعالیٰ کی اور رسول (ﷺ) کی فرمانبرداری کرے، وہ ان لوگوں کے ساتھ ہوگا جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام کیا ہے، جیسے: انبیاء، صدیقین اور شہداء وصالحین، یہ بہترین رفیق ہیں۔

اس کا معنی یہ ہوا کہ بندہ رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کے ذریعہ آپ کے اوامر پر استقامت

---

① المعجم الأوسط للطبراني: ٤٧٧، وانظر: سلسلة الأحاديث الصحيحة للألباني: ٢٩٣٣۔

فرما کر، آپ کی توجیہات و ہدایات کو اپنانے کی صورت میں، منہیات سے اجتناب اور آپ کی معصیت سے دوری اختیار کرکے، آپ کی بیان کردہ خبروں کی تصدیق کرکے، دین میں بدعت ایجاد کرنے سے بچ کر، اللہ تعالیٰ کی توحید کو قائم کرکے، اور دین اسلام کے ظاہری و باطنی اعمال کو انجام دیکر، نیز ان شرعی و لازمی حقوق کی ادائیگی کرکے جو اس کے ذمہ ہے، اس طرح وہ بندہ جنت میں نبی اکرم ﷺ کی رفاقت سے سرفراز ہوگا، آپ کی قربت سے اور آپ کے دیدار مبارک سے فیض یاب ہوگا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿قُلْ إِن كُنتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ﴾ [آل عمران:٣١].

اے نبی کہہ دیجئے! اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع کرو، خود اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ معاف فرمادے گا اور اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔

عمرو بن مرہ الجہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، شَهِدْتُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَأَنَّكَ رَسُولُ اللهِ، وَصَلَّيْتُ الْخَمْسَ، وَأَدَّيْتُ زَكَاةَ مَالِي وصُمْتُ شَهْرَ رمضانَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَنْ مَاتَ عَلَى هَذَا، كَانَ مَعَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ هَكَذَا - وَنَصَبَ إِصْبَعَيْهِ - مَا لَمْ يُعَقَّ وَالِدَيْهِ.①

① مسند أحمد: وغیرہ، وصححہ الألباني في صحيح الترغيب: ٢٥١٥۔

ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ کے پاس آ کر کہا کہ: اے اللہ کے رسول! میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اور آپ اللہ کے رسول ہیں، اور میں پنجوقتہ نمازوں کا اہتمام کرتا ہوں، اپنے مال کا زکاۃ ادا کرتا ہوں، رمضان کے روزے رکھتا ہوں، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ: جو مرتے دم تک اسی پر قائم رہے گا' تو وہ قیامت کے دن انبیاء، صدیقین اور شہداء کے ساتھ اِس طرح ہوگا- پھر آپ نے اپنی دو انگلیاں اٹھا کر اشارہ کر کے بتایا- لیکن یہ شرط ہے کہ وہ اپنے ماں باپ کا نافرمان نہ ہو۔

یہ نبی اکرم ﷺ کی زبان مبارک سے نکلی ہوئی یقینی بات اور ایک سچا وعدہ ہے کہ جس نے بھی اپنے اندر ان صفات کو جمع کر لیا اور انہیں کما حقہ ادا کیا' تو ان کی ادئیگی کی صورت میں وہ مذکورہ مبارک گروہ کے ساتھ ہوگا، یعنی وہ جنت میں انبیاء وصدیقین اور شہداء کے ساتھ ہوگا، اور انبیاء میں بھی بالخصوص ہمارے پیارے نبی محمد رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہوگا۔

○○○○

② دوسرا سبب: نبی ﷺ پر کثرت سے درود بھیجنا

جو شخص جنت میں رسول اللہ ﷺ کی رفاقت اور قربت کا خواہاں ہے، اور آپ کی مجاورت سے اپنی آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچانے کا آرزومند ہے، تو اسے نبی اکرم ﷺ پر کثرت سے درود بھیجنا چاہیے۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ پر درود پڑھنا، زبان سے ادا کی جانے والی اگرچہ ایک ہلکی عبادت محسوس ہوتی ہے، مگر بندہ اس کے ذریعہ جنت میں اعلی مقام پالیتا ہے، اور یوں وہ اولادِ عدنان کے سردار کی قربت کا سب سے زیادہ حق دار بن جاتا ہے۔ اس کی دلیل ہمارے پیارے نبی ﷺ کا یہ فرمان ہے:

”إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِي يَومَ القِيَامَةِ أَكْثَرُهُمْ عَلَيَّ صَلاَةً“.[1]

”قیامت کے دن مجھ سے لوگوں میں سب سے زیادہ قریب وہ ہوگا، جو مجھ پر سب سے زیادہ صلاۃ (درود) بھیجے گا“۔

یعنی نبی اکرم ﷺ سے روز قیامت سب سے زیادہ قریب، آپ کی مرافقت کا سب سے زیادہ حقدار، اور آپ کی صحبت کا سب سے زیادہ مستحق، وہی گا جو آپ ﷺ پر اِس دنیا میں بکثرت درود بھیجتا ہے۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ ”روز قیامت“ کی قید لگانے کے سلسلے میں کہتے ہیں:

”لِيَعُمَّ مَن اتَّصفَ بَعدُ مِن جَمِيعِ الأمَّةِ، وَ لِأَنَّهُ مَوْطِنُ الْاِفْتِقَارِ إِلى الدُّنُوِّ مِنْهُ؛ لِمَا فِي تِلْكَ المَنْزِلَةِ مِنْ الشَّرْفِ الْعَظِيْمِ“.[2]

① سنن الترمذي: ۴۸۴، صحیح ابن حبان: ۹۱۱، شعب الایمان للبیھقی: ۱۵۶۳، وحَسّنہ الألباني في صحیح الترغیب: ۱۶۶۸۔

② جزءفیہ الکلام علی حدیث اِنَّ أولی الناس بي لابن حجر: ص: ۳۷۔

"یہ قید اس لئے لگائی گئی ہے تا کہ آپ ﷺ کے بعد اس صفت سے متصف ہونے والے اس امت کے تمام لوگوں کو یہ فائدہ عام ہو جائے۔ اور اس لئے بھی کہ یہ وہ مقام ہے کہ جس کی چاہت ہر ایک کو ہے، کیونکہ بندے کے لئے اس میں عظیم شرف اور مقام ہے"۔

امام ابن القیم رحمہ اللہ – نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجنے کے ثمرات وفوائد کو گناتے ہوئے – لکھتے ہیں کہ:

الثانية عشرة: أَنَّهَا سَبَبٌ لِقُربِ الْعَبْدِ مِنْهُ ﷺ يومَ الْقِيَامَةِ.①

"بارہواں فائدہ: یہ بندے کے لئے روز قیامت نبی اکرم ﷺ سے مقامِ قرب حاصل کرنے کا ایک سبب ہے"۔

لہذا اے سچے محب رسول! تم اپنے نفس کو اس عظیم عبادت سے محروم نہ کرنا۔ بلکہ کثرت سے آپ ﷺ پر درود بھیجتے رہا کرو، بالخصوص جمعہ کے روز کہ آپ ﷺ نے اس سلسلے میں خصوصی ہدایت دیتے ہوئے فرمایا ہے کہ:

"أَكْثِرُوا عَلَيَّ مِنَ الصلَاةِ فِي كُلِّ يَوْمِ جُمُعَةٍ، فَإِنَّ صَلَاةَ أُمَّتِي تُعْرَضُ عَلَيَّ فِي كُلِّ يَوْمِ جُمُعَةٍ، فَمَنْ كَانَ أَكْثَرَهُمْ عَلَيَّ صَلَاةً، كَانَ أَقْرَبَهُمْ مِنِّي مَنْزِلَةً".②

تم کثرت سے مجھ پر ہر جمعہ کو درود بھیجو، کیونکہ تمہارا بھیجا ہوا درود مجھ تک ہر جمعہ کو پہنچایا جاتا ہے، سو تم میں سے جو جتنا زیادہ مجھ پر درود بھیجنے کا اہتمام کرتا ہے وہ روز قیامت اتنا ہی زیادہ مجھ سے منزلت میں قریب ہوگا۔

آدمی کے شرف وفلاح کے لئے اتنا کافی ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ پر درود بھیجنے کے سبب آپ ﷺ کا رفیق اور قریبی ہونے کا مقام پا جائے۔

① جلاء الأفهام لابن القيم: ۵۲۲۔ ② شعب الایمان: ۲۷۷۰، وحسنہ الألباني في صحيح الترغيب: ۱۶۷۳۔

اوراس عبادت کا تقاضا یہ ہے کہ ہر مسلمان اس کے احکام کو سیکھے، اس کے موکد اوقات کو جانے، اس کے سب سے افضل صیغے اور الفاظ کے متعلق سوال کرے، اور اس میں واقع ہونے والی غلطیوں سے بچے، جیسے: رسول اللہ ﷺ کا ذکر مبارک آنے پر درود نہ بھیجنا۔ یا ایسے الفاظ کے ذریعہ درود بھیجنا کہ جس میں آپ ﷺ کی شان میں غلو اور تجاوز ہو۔ یا صلی اللہ علیہ وسلم کی جگہ فقط 'ص' یا 'صلعم' لکھنا۔ یہ جفا، بخل اور کسل مندی کے قبیل سے ہے۔

اور رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

"إِنَّ الْبَخِيلَ مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ". [1]

بخیل وہ شخص ہے کہ جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ پڑھے۔

اور آخر ایک مسلمان اس اہم عبادت سے کیسے غفلت برت سکتا ہے کہ جس کا اللہ تعالیٰ بذات خود اور اس کے فرشتے اہتمام کرتے ہیں، اور اس کا حکم مومنوں کو بھی دیا گیا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ ۚ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا﴾ [الاحزاب:۵۶]

اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے اس نبی پر رحمت بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم (بھی) ان پر درود بھیجو اور خوب سلام (بھی) بھیجتے رہا کرو۔

معلوم ہوا کہ اس طرح کی لاپروائی اسی شخص سے صادر ہو سکتی ہے، جو غفلت و محرومیت کا شکار ہو، ہم اللہ تعالیٰ سے اس کے لطف و کرم اور عافیت کا سوال کرتے ہیں۔

---

① صحیح ابن حبان: ۲۰۱۵، وصححہ الألباني في صحیح الترغیب: ۱۶۸۳۔

③ تیسرا سبب: کثرت سے نوافل کی ادائیگی کرنا

یقیناً وہ شرعی اسباب ووسائل کہ جن کے ذریعہ بندہ جنت میں نبی اکرم ﷺ کی رفاقت کا شرف حاصل کرتا ہے، ان میں سے ایک: فرائض کی ادیگی کے بعد کثرت سے نوافل کا اہتمام کرنا ہے۔

ربیعہ بن کعب الاسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ:

"كُنْتُ أَبِيتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَأَتَيْتُهُ بِوَضُوئِهِ وَحَاجَتِهِ فَقَالَ لِي: سَلْ. فَقُلْتُ: أَسْأَلُكَ مُرَافَقَتَكَ فِي الْجَنَّةِ! قَالَ: أَوْ غَيْرَ ذَلِكَ؟ قُلْتُ: هُوَ ذَاكَ. قَالَ: فَأَعِنِّي عَلَى نَفْسِكَ بِكَثْرَةِ السُّجُودِ". ①

حضرت ربیعہ بن کعب (بن مالک) اسلمی رضی اللہ عنہ نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کے پاس (صفہ میں) رات گزارا کرتا تھا (اور آپ کی خدمت کیا کرتا تھا)، ایک رات میں نے وضو کا پانی اور دوسری ضروریات لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا، تو آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: "مانگو! کیا مانگنا چاہتے ہو"۔ تو میں نے عرض کیا کہ: میں یہ چاہتا ہوں کہ مجھے جنت میں بھی آپ کی رفاقت کا شرف نصیب ہو۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "یا اس کے سوا کچھ اور؟" میں نے عرض کیا: بس یہی۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: "تم اپنے معاملے میں سجدوں کی کثرت سے میری مدد کرو۔"

امام نووی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

"فِيهِ الْحَثُّ عَلَى كَثْرَةِ السُّجُودِ وَالتَّرْغِيبُ وَالْمُرَادُ بِهِ السُّجُودُ فِي الصَّلَاةِ". ②

---

① رواہ مسلم: ۴۸۹۔ ② شرح النووی علی مسلم: ۲۰۶/۴۔

اس حدیث میں بکثرت سجدہ کرنے پر ابھارا گیا ہے، اور اِس سلسلے میں ترغیب دی گئی ہے۔اور یہاں سجدے سے مراد: نماز میں کیا جانے والا سجدہ ہے(صرف مجرد سجدہ نہیں)۔

لہذا جس کی ہمت بلند ہو- جیسے ربیعہ بن کعب رضی اللہ عنہ کی نبی اکرم ﷺ کے ساتھ جنت میں رفاقت کی خواہش؛-تو اسے چاہئے کہ کثرت سے نفلی نمازیں پڑھے،اوراس پر مداومت وہمیشگی برتے۔

امام ابن القیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”وَإِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَعْرِفَ مَرَاتِبَ الْهِمَمِ، فَانْظُرْ إِلَى هِمَّةِ رَبِيعَةَ بْنِ كَعْبٍ الْأَسْلَمِيِّ رضى الله عنه وَقَدْ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَلْنِي - فَقَالَ: أَسْأَلُكَ مُرَافَقَتَكَ فِي الْجَنَّةِ“ . وَكَانَ غَيْرُهُ يَسْأَلُهُ مَا يَمْلَأُ بَطْنَهُ، أَوْ يُوَارِي جِلْدَهُ“.①

”اگر آپ بلند ہمتی کے مراتب جاننا چاہتے ہیں تو ربیعہ بن کعب الاسلمی رضی اللہ عنہ کی بلند ہمتی کو دیکھئے، رسول اللہ ﷺ نے اُن سے فرمایا کہ مانگ لو! جو مانگنا چاہتے ہو،تو انہوں نے مانگا اور کہا کہ: میں جنت میں آپ کی رفاقت چاہتا ہوں، حالانکہ ان کے علاوہ کتنے حضرات ایسے ہیں کہ جو محض اُن چیزوں کے بارے سوال کرتے ہیں جو پیٹ بھرنے کے کام آئے یا جسم چھپانے کے“۔

اور وہ نفلی نمازیں جس پر نبی اکرم ﷺ نے امت کو ابھارا اور ترغیب دی ہے اس کی شکلیں حسب ذیل ہیں:

---

① مدارج السالکین: ۳/ ۱۴۰۔

فرض نمازوں سے پہلے اور بعد کی سنتیں، تہجد اور وتر کی نماز، چاشت کی نماز، جمعہ کے دن خطیب کے آنے سے قبل حسب توفیق پڑھی جانے والی نفلی نماز، وضو کے بعد کی سنت، سفر سے واپسی پر نماز، استخارہ کی نماز، تحیۃ المسجد، صلاۃ التوبہ، نماز جمعہ کے بعد کی چار سنتیں، اور نماز عصر کے قبل کی چار رکعت، وغیرہ اس کے علاوہ دیگر نبی اکرم ﷺ سے ثابت شدہ مطلق ومقید قسم کی نفلی نمازیں۔

❍❍❍❍

④ چوتھا سبب: حسن اخلاق

وہ شرعی وسائل کہ جن کے ذریعہ ایک مسلمان جنت میں نبی اکرم ﷺ کا قرب حاصل کرے گا، ان میں سے ایک: حسن اخلاق ہے۔

حسن اخلاق بندے کی ایمانی قوت، سلامتِ صدر، طیب نفس (نفس کی پاکی) پر دلالت کرتا ہے، نیز اس کے ذریعہ محبت میں اضافہ ہوتا ہے، الفت ولگاؤ کا رشتہ مضبوط ہوتا ہے، نیکیوں میں بڑھوتری ہوتی ہیں، اور روز قیامت میزان کو وزنی بنانے کا سبب بنتا ہے۔

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ:

”أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَحَبِّكُمْ إِلَيَّ، وَأَقْرَبِكُمْ مِنِّي مَجْلِسًا، يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ فَسَكَتَ الْقَوْمُ، فَأَعَادَهَا مَرَّتَيْنِ، أَوْ ثَلَاثًا. قَالَ الْقَوْمُ: نَعَمْ، يَا رَسُولَ اللّٰهِ. قَالَ: أَحْسَنُكُمْ خُلُقًا.[1]

کیا میں تمہیں یہ نہ بتاؤں کہ قیامت کے دن تم میں سے سب سے زیادہ میری نگاہوں میں محبوب اور میرے قریب ترین مجلس والا کون ہوگا؟ لوگ خاموش رہے نبی اکرم ﷺ نے دو تین مرتبہ اس بات کو دہرایا، تو لوگ کہنے لگے: یارسول اللہ! ضرور بتائیں، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے جس کے اخلاق سب سے زیادہ اچھے ہوں (وہ میرے قریب ترین مجلس والا ہوگا)“۔

ایک عربی شعر ہے کہ:

---

① مسند أحمد: ٦٧٣٥، وصححہ الألباني في صحيح الترغيب: ٢٦٥٠۔

وَمَا الْمَرْءُ إِلَّا حَيْثُ يَجْعَلُ نَفسَهُ
فَفِي صَالِحِ الْأَخْلَاقِ نَفسَكَ فَاجْعَلِ

آدمی وہی کچھ بنتا ہے جن کاموں میں وہ اپنے نفس کو لگاتا ہے، لہٰذا تم اپنے نفس کو اچھے اخلاق کے پیکر میں ڈھال لو۔ [1]

اگر کوئی محبوبِ رسول بننا چاہتا ہے اور جنت میں رسول اللہ ﷺ کا قریبی ہونا چاہتا ہے، تو وہ اپنے نفس کو استطاعت بھر اخلاق حسنہ کے ذریعہ بہتر بنانے کی کوشش کرے، اپنی زبان کو الفاظ کی شیرینی سے مزین کرے، اور اپنے اعضاء و جوارح کو اچھے اعمال سے آراستہ کرے، لوگوں کے ساتھ اپنے تواصل و ملاقات کو عمدہ معاملات کے ذریعہ سنوارے، اپنے ارد گرد موجود؛ بیوی بچوں، پڑوسیوں، دوستوں، رشتہ داروں، نوکروں اور ذمہ داروں کے لئے بہترین انسان بنے۔

کس قدر عمدہ ہوگا کہ انسان اپنے زبان کی حفاظت کرنے والا بن جائے، سچائی کو لازم پکڑنے والا ہو جائے، متواضع بن جائے، لوگوں سے محبت و مودت کا رشتہ استوار کر لے، ان پر سلام کو عام کرے، اپنے دوستوں کی عزت کرے، دوسروں کے تئیں سوء ظن سے بچے، حسد اور غصہ کی آگ میں نہ جلے، کسی کو تکلیف نہ دے، قناعت شعار، پاکدامن، اور سخاوت کا پیکر بن جائے، چھوٹے بڑوں کے قریب رہنے والا ہو، معاف کرنے والا، آسانی کرنے والا اور نرم خو ہو، اُس اعلی اخلاق شخص کی طرح بنیں کہ جس کے پاس بیٹھنا دلچسپی اور چاشنی کا باعث ہو، زلات کو درگذر کرتا ہو، عذر کو قبول کرتا ہو، راز کو چھپاتا ہو، لوگوں کو فائدہ پہنچانے کا حریص ہو، ہشاش بشاش

---

[1] بھجۃ المجالس وأنس المجالس لابن عبد البر: ۲/ ۶۰۰۔

چہرے والا، لوگوں کا خیر خواہ ہو، لوگوں کے جھگڑوں میں صلح کی کوشش کرنے والا ہو، ان پر شفقت، نرمی اور احسان کرنے والا ہو، ان کے مشکلات کو درو کرنے کی کوشش کرنے والا ہو، فقراء پر مہربانی کرنے والا اور ان کی دیکھ بھال کرنے والا ہو، اور ہر طرح کے بد خلقی، برے عمل سے دور رہو، محاسن اخلاق سے آراستہ ہو، اور ہر شریفانہ اخلاق اور مبارک خصلت کا پیکر ہو۔

اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

”إن النبي ﷺ سُئل: مَا خَيْرُ مَا أُعْطِيَ الْعَبْدُ؟ قَالَ: حُسْنُ الْخُلُقِ“.[1]

نبی اکرم ﷺ سے پوچھا گیا کہ بندے کو سب سے بہتر چیز کیا دی گئی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: عمدہ اخلاق۔

○○○○

[1] سنن ابن ماجہ: ۳۴۳۶، وصححہ الألباني في صحيح الأدب المفرد: ۲۲۳۔

⑤ پانچواں سبب: بچیوں کی تربیت کرنا

وہ عظیم اعمال جن کے سبب بندہ جنت میں رسول اللہ ﷺ کی قربت اور صحبت سے سرفراز ہوگا' ان میں سے ایک: بچیوں کی تربیت ہے، یعنی بندہ اپنے بچیوں کی پرورش کرے، ان کے حقوق کی ادائیگی کرے، اور شرعی اصولوں کے مطابق ان کے ساتھ احسان کا معاملہ فرمائے، اور ان کے حق میں جو بہتر ہو' وہ امور انجام دے۔

ان کے نان نفقہ کا انتظام کرے، ان کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کرے، انہیں ادب سکھائے، ان کے ساتھ اچھی طرح الفت ومحبت کا برتاؤ کرے، ان کے قریب رہے، ان کی شادی کرائے، ان کی حفاظت کرے، انہیں حلال وحرام سے آگاہ کرے، ان پر رحمت وشفقت کا ہاتھ پھیرے، ان کی عزت وحشمت کی حفاظت کرے کہ وہ تبرج اور اظہار زینت اجنبیوں کے سامنے کرنے سے بچیں، اس کے علاوہ دیگر دیکھ بھال اور تربیت کے پہلوؤں کا وہ اہتمام کرے' جس کی نبی اکرم ﷺ نے ہمیں رہنمائی فرمائی ہے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، وہ بیان کرتی ہیں کہ میرے پاس ایک عورت آئی جس کے ساتھ دو بچیاں تھیں وہ مجھ سے کچھ مانگ رہی تھی۔ اس نے ایک کھجور کے علاوہ میرے پاس کچھ نہ پایا، چنانچہ میں نے اسے وہی ایک کھجور دے دی۔ اس نے وہ کھجور انہی دونوں کے درمیان تقسیم کر دی، پھر اٹھ کر چلی گئی۔ اس کے بعد نبی اکرم ﷺ تشریف لائے تو میں نے آپ سے سارا ماجرا کہہ سنایا، تو آپ ﷺ نے فرمایا:

”مَنْ يَلِي مِنْ هَذِهِ البَنَاتِ شَيْئًا، فَأَحْسَنَ إِلَيْهِنَّ، كُنَّ لَهُ سِتْرًا مِنَ

النَّارِ". ①

جو شخص بھی ان بیٹیوں کی پرورش کرے گا اور ان کے ساتھ اچھا برتاؤ کرے گا، تو وہ بیٹیاں اس کے لیے جہنم کی آگ سے بچاؤ کا ذریعہ بن جائیں گی۔

اور احسان کے باب میں یہ بھی ہے، جسے نبی اکرم ﷺ نے یہاں بیان فرمایا ہے کہ:

"مَنْ كَانَ لَهُ ثَلَاثُ بَنَاتٍ فَصَبَرَ عَلَيْهِنَّ وَأَطْعَمَهُنَّ وَسَقَاهُنَّ وَكَسَاهُنَّ مِنْ جِدَتِهِ، كُنَّ لَهُ حِجَابًا مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ". ②

جس کی تین بیٹیاں ہوں، اور وہ ان (کی پرورش) پر صبر کرے، اسے جو کچھ میسر ہو اس میں سے انہیں کھلائے پلائے اور پہنائے، تو قیامت کے دن وہ (بچیاں) اس کے لیے جہنم سے رکاوٹ بن جائیں گی۔

اور ایک روایت میں ان الفاظ کے ساتھ ہے کہ:

"مَنْ عَالَ ثَلَاثَ بَنَاتٍ فَأَدَّبَهُنَّ وَزَوَّجَهُنَّ وَأَحْسَنَ إِلَيْهِنَّ فَلَهُ الْجَنَّةُ". ③

جس شخص نے تین بیٹیوں کی پرورش کی؛ انہیں (حسن معاشرت کا) ادب سکھایا، ان کی شادی کرائی اور ان کے ساتھ احسان کا معاملہ کیا، تو اس کے لیے جنت کی بشارت ہے۔

اور ایک دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں:

"مَنْ كُنَّ لَهُ ثَلَاثُ بَنَاتٍ يُؤْوِيهِنَّ، وَيَرْحَمُهُنَّ، وَيَكْفُلُهُنَّ، وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ

---

① صحیح البخاري: ۵۹۹۵، واللفظ له، صحیح مسلم: ۲۶۲۹۔

② سنن ابن ماجه: ۳۶۶۹، واللفظ له، الأدب المفرد: ۷۶، مسند أحمد: ۱۷۰۴۳، وصححه الألباني في سلسلة الأحاديث الصحيحة: ۲۹۴۔

③ سنن أبي داود: ۵۱۴۷، وقال الألباني في صحيح الترغيب والترهيب: ۱۹۷۳: صحيح لغيره۔

الْبَتَّةَ"، قَالَ: قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَإِنْ كَانَتْ اثْنَتَيْنِ؟ قَالَ: "وَإِنْ كَانَتْ اثْنَتَيْنِ"، قَالَ: فَرَأَى بَعْضُ الْقَوْمِ، أَنْ لَوْ قَالُوا لَهُ: وَاحِدَةً، لَقَالَ: "وَاحِدَةً".①

جس شخص کے یہاں تین بیٹیاں ہوں، اور وہ ان کی رہائش کا انتظام کرتا ہو، ان پر شفقت ومہربانی کرتا ہو، اور ان کی کفالت کرتا ہو؛ تو اس کے لئے جنت یقینی طور پر واجب ہو جائے گی"، کسی نے پوچھا: یارسول اللہ! اگر کسی کی دو ہی بیٹیاں ہوں تو؟ فرمایا: "پھر بھی یہی حکم ہے"۔ چنانچہ بعض صحابہ نے خیال کیا کہ اگر وہ ایک بیٹی کے متعلق بھی سوال کرتے تو نبی ﷺ فرماتے کہ ایک بیٹی ہو تب بھی یہی حکم ہے۔

نیز ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں:

"مَنْ كَانَ لَهُ ثَلَاثُ بَنَاتٍ أَوْ ثَلَاثُ أَخَوَاتٍ أَوْ ابْنَتَانِ أَوْ أُخْتَانِ فَأَحْسَنَ صُحْبَتَهُنَّ وَاتَّقَى اللَّهَ فِيهِنَّ فَلَهُ الْجَنَّةُ".②

"جس کے پاس تین لڑکیاں، یا تین بہنیں، یا دو لڑکیاں، یا دو بہنیں ہوں اور وہ ان کے ساتھ اچھا سلوک کرے اور ان کے حقوق کے سلسلے میں اللہ سے ڈرے؛ تو اس کے لیے جنت کی بشارت ہے"۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے جسے بیٹیوں کی صورت میں نعمت عطا فرمائی ہو، اور وہ ان کی اصلاح وتربیت میں کوشاں ہو، نیز اس نے مذکورہ احادیث میں بیان کردہ شروط و قیود کی رعایت کی ہو؛ تو اس کے لئے نبی اکرم ﷺ کے بقول یہ بشارت طے ہے:

---

① مسند أحمد: ۱۴۲۴۷، وانظر: سلسلة الأحاديث الصحيحة للألباني: ۲۶۷۹۔

② سنن الترمذي: ۱۹۱۶، وصححه الألباني في صحيح الترغيب والترهيب: ۱۹۷۳۔

”مَنْ عَالَ جَارِيَتَيْنِ دَخَلْتُ أَنَا وَهُوَ الْجَنَّةَ كَهَاتَيْنِ وَأَشَارَ بِأُصْبُعَيْهِ“.①

”جس نے دولڑکیوں کی کفالت کی، تو میں اور وہ جنت میں اِس طرح داخل ہوں گے“، اورآپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیفیت بتانے کے لیے اپنی دونوں انگلیوں (شہادت اور درمیانی) کے ذریعہ اشارہ کیا۔

نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

”مَنْ كَانَ لَهُ ثَلَاثُ بَنَاتٍ أَوْ ثَلَاثُ أَخَوَاتٍ، فَاتَّقَى اللَّهَ، وَأَقَامَ عَلَيْهِنَّ، كَانَ مَعِي فِي الْجَنَّةِ هَكَذَا“، وَأَوْمَأَ بِالسَّبَّاحَةِ وَالْوُسْطَى.②

جس شخص کے یہاں تین بیٹیاں یا تین بہنیں ہوں، اور وہ ان کی پرورش کے سلسلے میں اللہ سے ڈرتا ہو،تو وہ جنت میں میرے ساتھ ایسے ہوگا' جیسے یہ دونوں انگلیاں، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نےشہادت اور درمیانی انگلی کے ذریعہ اشارہ کیا۔

علامہ عبدالرؤف المناوی رحمہ اللہ مذکورہ حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں:

”أي: دَخَلَ مصاحبًا لي قريبًا مني، يعني: أنَّ ذٰلِكَ الفِعْلَ ممَّا يُقرّبُ فاعلَهُ إلى دَرَجَةٍ من درجاتِ المصطفى صلى الله عليه وسلم“.③

یعنی ایسا بندہ جنت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مصاحب اور قریبی بن کر داخل ہوگا،اس کا معنی ہوا ہے کہ یہ عمل اپنے اہتمام کرنے والے بندے کو جنت میں نبی مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقام و درجے میں سے کسی ایک درجہ تک قریب کرنے کا باعث بنے گا۔

---

① سنن الترمذي: ۱۹۱۴،وصححہ الألباني في صحيح الترغيب والترهيب: ۱۹۷۳۔

② رواہ أبويعلیٰ: ۳۴۴۸،وصحح إسنادہ الألباني في سلسلة الأحاديث الصحيحة: ۲۹۵۔

③ فيض القدير للمناوي: ۶/۱۷۷۔

چنانچہ عقلمند آدمی وہ ہوتا ہے جو رب کی ہبہ کردہ بیٹیوں، بہنوں، پھوپھیوں، خالاؤں کی پرورش و پرداخت (حصولِ جنت کا ذریعہ سمجھ کر) کرتا ہے، اور اپنے خالق کے عطا کردہ عطیے کی دیکھ بھال کرتا ہے، ان کے اِکرام کا بھرپور خیال رکھتا ہے، اور یوں نبی اکرم ﷺ کے قریب ہونے کا شرف حاصل کرتا ہے۔

حَبَّذَا مِنْ نِعْمَةِ اللهِ البَناتُ الصّالحاتُ
وبإحسانِ إليهنَّ تكونُ البركاتُ

نیک بچیاں اللہ تعالیٰ کی کیا ہی بہترین نعمت ہیں، اور ان کے ساتھ احسان کرنا برکتوں کا باعث ہے۔ ①

علامہ ابن باز رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"والسنَّةُ أن يُحسنَ تربيتهنَّ ويدعو لهنَّ بالصلاحِ، ويرفقَ بهنَّ، وله البشرىٰ في إحسانِه للبناتِ أو الأخواتِ، ويدعو اللهَ لهنَّ بالأزواج الصالحينَ الذينَ يُحسنونَ رِعايتهنَّ، ويأتمرون بأمرِ اللهِ فيهنَّ". ②

"اس سلسلے میں سنت یہ ہے کہ بندہ اپنی بچیوں کی بہتر طور پر تربیت کرے، ان کے حق میں نیکی و بھلائی کی دعا کرتا رہے، اور ان کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کرے۔ سو اِس احسان کے بدلے اُس کے لئے جنت کی بشارت و خوشخبری ہے، نیز ان کے لئے ایسے نیک اور بہتر شوہر کی دعا کرے، جو ان کی بہتر دیکھ بھال کریں اور ان کے معاملے میں اللہ کے حکم کی پاسداری کریں"۔

○○○○

① بهجة المجالس وأنس المُجالس لابن عبد البر: ۲/ ۷۶۴۔ ② مجموع فتاویٰ ومقالات متنوعہ لابن باز: ۲۱/ ۲۲۷۔

⑥ چھٹا سبب: یتیموں کی کفالت کرنا

جنت میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رفاقت کے عظیم اسباب میں سے ایک یتیموں کی دیکھ بھال اور ان کی کفالت کرنا ہے۔ یعنی ان پر خرچ کرنا، انہیں کپڑے پہنانا، ان کی زندگی کی دیگر لازمی ضروریات کو پورا کرنا، اور ان کی بہترین اور صالح ترین تربیت کا انتظام کرنا' جنت میں نبی اکرم ﷺ کی رفاقت کا ایک عظیم سبب ہے۔

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

"كَافِلُ الْيَتِيمِ لَهُ أَوْ لِغَيْرِهِ أَنَا وَهُوَ كَهَاتَيْنِ فِي الْجَنَّةِ". وَأَشَارَ مَالِكٌ بِالسَّبَّابَةِ وَالْوُسْطَى.①

"یتیم کی پرورش کرنے والا - اس کا اپنا (رشتہ دار) ہو یا غیر ہو - میں اور وہ جنت میں اِس طرح ہوں گے"۔ پھر امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے انگشت شہادت اور درمیان انگلی (کو ملا کر اس) کے ساتھ اشارہ کیا۔

ایک اور روایت جس میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"أَنَا وَكَافِلُ اليَتِيمِ فِي الجَنَّةِ هَكَذَا". وَأَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ وَالوُسْطَى، وَفَرَّجَ بَيْنَهُمَا شَيْئًا".②

"میں اور یتیم کی پرورش کرنے والا جنت میں اس طرح ہوں گے"۔ پھر آپ نے شہادت کی انگلی سے اشارہ کیا اور ان دونوں کے درمیان تھوڑا سا فاصلہ رکھا۔

---

① رواہ مسلم: ۲۹۸۳۔ ② صحیح البخاري: ۵۳۰۴۔

علامہ ابن بطال رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”حقٌّ على كُلِّ مُؤمِنٍ يَسمَعُ هذا الحديثَ أن يرغَبَ في العَمَلِ به؛ ليكونَ في الجنَّةِ رفيقًا للنَّبيِّ عليه السَّلامُ ولجماعةِ النَّبيِّينَ والمُرسَلين -صلواتُ اللهِ عليهم أجمعينَ-، ولا منزلةَ عِندَ اللهِ في الآخِرةِ أفضَلُ من مرافقةِ الأنبياءِ“.[1]

ہر مومن پر واجب ہے کہ جب وہ یہ حدیث سنے تو اس پر عمل کرنے کے لئے راغب ہو، تا کہ وہ جنت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اور دیگر انبیاء ورسل علیہم السلام کا رفیق بن سکے۔ اور واضح رہے کہ آخرت میں انبیاء کرام کی رفاقت سے بہتر اور افضل ترین کوئی مقام نہیں ہے۔

○○○○

① شرح صحيح البخاري لابن بطال: ۹/ ۲۱۷۔

⑦ ساتواں سبب: صبح کے اذکار کی پابندی کرنا

جنت میں نبی اکرم ﷺ کی رفاقت اور دخولِ جنت کے مرحلے کو آسان بنا دینے والے ابواب اور اعمال میں سے ایک؛ عمل بوقت صبح اذکارِ صباح پر مداومت و ہمیشگی برتنا، اور مشروع اذکار کے ذریعہ دن کی شروعات کرنا ہے۔

صحابیٔ رسول مُنَیذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

”مَنْ قَالَ إِذَا أَصْبَحَ: رَضِيتُ بِاللهِ رَبًّا، وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا، وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا، فَأَنَا الزَّعِيمُ لآخُذَ بِيَدِهِ حَتَّى أُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ“.[1]

جس نے صبح کے وقت یہ کہا کہ: ”میں اللہ کے رب ہونے پر، اسلام کے صحیح دین ہونے پر، اور محمد ﷺ کے رسول ہونے پر راضی ہوں“۔ تو میں ضامن ہوں گا اِس بات پر کہ اُس کا ہاتھ پکڑ کر جنت میں داخل کرا دوں۔

لہذا نبی اکرم ﷺ کی مرافقت کے خواہاں شخص کو اِس حدیث پاک میں وارد نبوی بشارت پر غور کرنا چاہئے، کیونکہ اس میں صرف دخولِ جنت کی بشارت نہیں ہے، بلکہ اپنے ہاتھ کو رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ میں دے دینے کی کفیت کا ذکر ہے، بلکہ اس سے بھی بڑھ کر یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ خود اس کا ہاتھ پکڑ کر جنت میں اسے داخل فرما دیں گے۔

ان تینوں اصولوں کے ذریعہ ایک مسلمان کے دن کی شروعات کس قدر عظیم ہو جاتی ہے، چنانچہ یوں وہ اپنے رب پر ایمان کی تجدید کرتا ہے، اور اس پر اپنی مکمل رضامندی کا اعلان

---

① المعجم الکبیر للطبراني: ۸۳۸: ۸، وحسنہ المنذري في الترغیب: ۶۵۷، وانظر: سلسلۃ الأحادیث الصحیحۃ: ۲۶۸۶۔

کرتا ہے، اور دین اسلام کے تئیں استسلا م کا اظہار فرماتا ہے، نیز اسے اپنا دین تسلیم کرتے ہوئے برملا اعتراف کرتا ہے، اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نبوت کا' کامل اقرار کرتے ہوئے ان کی تعلیمات پر مکمل طور پر سر تسلیم خم کر دیتا ہے، چنانچہ جس نے ایسا کیا اور اس کا اہتمام کیا، نیز اسے علی وجہ المطلوب انجام دیا، تو ایسی صورت میں ہمارے نبی محمد رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسے اپنی صحبت میں دخول جنت کی ضمانت دیتے ہیں۔ جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے:

"فَأَنَا الزَّعِيمُ لآخُذَ بِيَدِهِ حَتَّى أُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ".

تو میں ضامن ہوگا کہ اس شخص کو ہاتھ پکڑ کر جنت میں داخل کر دوں۔

○○○○

⑧ آٹھواں سبب: تجارت میں سچائی اور امانتداری برتنا

تجارت اور مالی معاملات میں سچائی اور امانت داری، یہ اُن نفع بخش وسائل اور مبارک ذرائع میں سے ہے، جن کے ذریعہ بندے کو جنت میں نبی اکرم ﷺ کی صحبت اور قربت نصیب ہوگی۔

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

"التَّاجِرُ الصَّدُوقُ الْأَمِينُ مَعَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ".①

سچا اور امانت دار تاجر (قیامت کے دن) انبیاء، صدیقین اور شہداء کے ساتھ ہوگا۔

اور ایسا کیوں نہ ہو کہ ایک امانت دار تاجر ہمارے نبی ﷺ اور دیگر انبیاء کرام کے ساتھ ہو!؟ جبکہ وہ ایسے اوصاف سے متصف ہے، جو اُس کے اِخلاص کی علامت ہیں، اور لوگوں کے حقوق کی ادائیگی کے تئیں مخلص ہونے پر دلالت کرتے ہیں۔ اور واضح رہے کہ سچائی اور امانتداری اسلام کی پہچان اور دین کی اساس ہے، اور اسی کے ذریعہ تجارت میں برکت حاصل ہوتی ہے، اور تاجر کے دل کو سکون واطمنان نصیب ہوتا ہے۔②

علامہ سعدی رحمہ اللہ لکھتے ہیں: ''یقیناً آپ کسی ایسے شخص کو نہیں پائیں گے جو اپنے معاملے میں سچا ہو، امانتوں کے سلسلے میں دیانت دار ہو، اور اس کا ظاہر وباطن یکساں ہو، مگر آپ اسے رزق میں فراوانی والا پائیں گے، اور اسکے اسباب درستگی پر جاری ہوں گے، اور معاملات میں

---

① سنن الترمذي: ۱۲۰۹، وحسنه، وقال الألباني في صحيح الترغيب: ۱۷۸۲: صحيح لغيره۔

② انظر: الرياض الناضرة للعلامة السعدي ص: ۸۸۔

اسے دینی واخلاقی اعتبار سے مستقیم پائیں گے‘‘۔ [1]

چنانچہ وہ حقیقی طور پر بلند و بالا مقام و مرتبے سے سرفراز ہوگا، جنت میں بلند درجات کا مستحق ہوگا،اور یہ سب اللہ کا فضل ہے جسے وہ چاہتا ہے عطا فرماتا ہے۔

○○○○

① الرياض الناضرة للعلامة السعدي،ص:٨٨۔

⑨ نواں سبب:

جنت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رفاقت کے لئے دعا کرنا

اسی طرح جنت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت سے سرفراز ہونے کے اسباب میں ایک سبب؛ دعاء کا اہتمام کرنا ہے، اور اللہ تعالیٰ سے اس مقام کو پانے کا سوال کرنا ہے۔

چنانچہ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے:

أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَتَاهُ بَيْنَ أَبِي بَكْرٍ، وَعُمَرَ، وَعَبْدُ اللهِ يُصَلِّي، فَافْتَتَحَ النِّسَاءَ فَسَحَلَهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: "مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَقْرَأَ الْقُرْآنَ غَضًّا كَمَا أُنْزِلَ، فَلْيَقْرَأْهُ عَلَى قِرَاءَةِ ابْنِ أُمِّ عَبْدٍ"، ثُمَّ تَقَدَّمَ يَسْأَلُ، فَجَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ: "سَلْ تُعْطَهْ، سَلْ تُعْطَهْ، سَلْ تُعْطَهْ"، فَقَالَ: فِيمَا سَأَلَ اللهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ إِيمَانًا لَا يَرْتَدُّ، وَنَعِيمًا لَا يَنْفَدُ، وَمُرَافَقَةَ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ ﷺ فِي أَعْلَى جَنَّةِ الْخُلْدِ.

قَالَ: فَأَتَى عُمَرُ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ عَبْدَ اللهِ لِيُبَشِّرَهُ، فَوَجَدَ أَبَا بَكْرٍ رِضْوَانُ اللهِ عَلَيْهِ قَدْ سَبَقَهُ، فَقَالَ: إِنْ فَعَلْتَ، لَقَدْ كُنْتَ سَبَّاقًا بِالْخَيْرِ". ①

ایک مرتبہ میرے پاس سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گزر ہوا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ سیدنا ابوبکر صدیق اور سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہما بھی تھے، میں نماز میں تھا اور سورہ نساء کی تلاوت شروع کی

① مسند أحمد: ۴۲۵۵، واللفظ له، حلية الأولياء: ۶/ ۲۵۷ مختصراً، وحسن إسناده الألباني في سلسلة الأحاديث الصحيحة: ۲۳۰۱۔

تھی اور مہارت کے ساتھ اسے پڑھ رہا تھا، کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص قرآن کو اُس طرح تر و تازہ پڑھنا چاہتا ہے جس طرح وہ نازل ہوا، تو اُسے چاہیے کہ ابن اُم عبد (عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) کی قراءت کے مطابق پڑھے“۔ پھر میں بیٹھ کر دعا کرنے لگا، تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”مانگو تمہیں دیا جائے گا“، تو میں نے یہ دعا مانگی: ”اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ إِيمَانًا لَا يَرْتَدُّ، وَنَعِيمًا لَا يَنْفَدُ، وَمُرَافَقَةَ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ ﷺ فِي أَعْلَى جَنَّةِ الْخُلْدِ“.

اے اللہ! میں آپ سے ایسی نعمتوں کا سوال کرتا ہوں جو کبھی ختم نہ ہوں، آنکھوں کی ایسی ٹھنڈک جو کبھی فنا نہ ہو، اور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ جنت الخلد میں رفاقت کا سوال کرتا ہوں۔

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ خوشخبری دینے کے لئے پہنچے، تو پتہ چلا کہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ان پر سبقت لے گئے ہیں، جس پر سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر آپ نے یہ کام کیا ہے تو آپ ویسے بھی نیکی کے کاموں میں بہت زیادہ سبقت لے جانے والے ہیں۔

○○○○

⑩ دسواں سبب: اللہ کا تقویٰ اختیار کرنا

مذکورہ جامع ترین اسباب کا تکمیل و اختتام اللہ تعالیٰ کے تقویٰ کی تحقیق اور اس کے تقاضے کو پورا کرنا ہے، اس کے واجبی اور استحبابی لوازمات کو ادا کرنا ہے۔ نیز محرمات و مکروہات سے دوری اختیار کرنا ہے، اور ساتھ ہی قرب الٰہی کے کاموں میں بکثرت کوشش کرنا ہے۔

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب ان کو یمن کے لئے (قاضی یا عامل بنا کر) روانہ فرمایا (اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم کے مطابق وہاں کے لئے روانہ ہونے لگے) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن کو کچھ نصیحتیں اور وصیتیں فرماتے ہوئے اُن کے ساتھ چلے، اس وقت معاذ رضی اللہ عنہ، تو (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم سے) اپنی سواری پر سوار تھے، اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود ان کی سواری کے نیچے پیدل چل رہے تھے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ضروری نصیحتوں اور وصیتوں سے فارغ ہو چکے، تو آخری بات آپ نے یہ فرمائی کہ:

''اے معاذ! شاید میری زندگی کے اس سال کے بعد میری تمہاری ملاقات اب نہ ہو۔ (اس کے بعد آپ نے فرمایا) اور شاید ایسا ہو کہ (اب جب کبھی تم یمن سے واپس آؤ، تو بجائے مجھ سے ملنے کے اس مدینہ میں) تم میری اِس مسجد اور میری قبر پر گزرو۔ یہ سن کر معاذ رضی اللہ عنہ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے تصور، اور) آپ کے جدائی کے صدمہ سے رونے لگے، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی طرف سے منہ پھیر کر اور مدینہ کی طرف رخ کر کے فرمایا:

''إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِي الْمُتَّقُونَ مَنْ كَانُوا وَحَيْثُ كَانُوا''.[1]

---

① رواہ الامام أحمد: ۲۲۰۲۵، وصحح إسنادہ الألباني في سلسلة الأحاديث الصحيحة: ۵ / ۶۶۵۔

متقی لوگ میری قرابت وشفاعت کے زیادہ حقدار ہیں، وہ جو بھی ہوں اور جہاں کے بھی ہوں۔
یعنی لوگوں میں میری رفاقت کا سب سے زیادہ حقدار، میری صحبت کا سب سے زیادہ مستحق، اور میرا پڑوسی بننے کا سب سے زیادہ لائق، روز قیامت وہی حضرات ہیں، جو تقوی کے اوصاف سے متصف ہوں، خواہ وہ کسی بھی جنس، کسی بھی رنگت ونسل اور کسی بھی جگہ ومکان کے ہوں۔

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

خَطَبَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي وَسَطِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ خُطْبَةَ الْوَدَاعِ، فَقَالَ: "يَا أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّ رَبَّكُمْ وَاحِدٌ، وَإِنَّ أَبَاكُمْ وَاحِدٌ، أَلَا لَا فَضْلَ لِعَرَبِيٍّ عَلَى عَجَمِيٍّ، وَلَا لِعَجَمِيٍّ عَلَى عَرَبِيٍّ، وَلَا لِأَحْمَرَ عَلَى أَسْوَدَ، وَلَا أَسْوَدَ عَلَى أَحْمَرَ، إِلَّا بِالتَّقْوَى، إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللهِ أَتْقَاكُمْ، أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ؟"، قَالُوا: بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: "فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ".[1]

اے لوگو! بے شک تمہارا رب ایک ہے اور بے شک تمہارا باپ بھی ایک ہی ہے۔سنو! کسی عربی کی کسی عجمی پر کوئی فضیلت نہیں اور نہ کسی عجمی کی، کسی عربی پر اور نہ کسی سیاہ کی سرخ پر اور نہ کسی سرخ کی سیاہ پر، سوائے اللہ تعالیٰ کے تقویٰ کے، دیکھو! کیا میں نے پیغامِ دین پہنچا دیا؟ انہوں نے کہا: جی ہاں! اے اللہ کے رسول آپ نے پہنچا دیا۔آپ ﷺ نے فرمایا: جو یہاں موجود ہیں وہ یہ پیغام انہیں بھی پہنچا دیں جو یہاں حاضر نہیں۔

لہذا جو آپ ﷺ سے جنت میں رفاقت وقربت کا خواہاں ہے، تو اسے چاہئے کہ امور تقوی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے، اور اہل تقوی کے اخلاق عالیہ سے خود کو متصف کرے، اللہ تعالی کے

① شُعَب الایمان: ۴۷۷۴، وصححه الألباني في صحيح الترغيب: ۲۹۶۴۔

اس فرمان کی پیروی کرتے ہوئے:

﴿وَتَزَوَّدُوا فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوَى وَاتَّقُونِ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ﴾ [البقرۃ:١٩٧]

سب سے بہتر توشہ اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اور ڈر ہے اور اے عقلمندو! مجھ سے ڈرتے رہا کرو۔

چنانچہ جب آدمی کا تقوی عظیم اور بلند ہو اور وہ اپنے رب کے حضور اطاعتِ الٰہی کے ذریعہ انتہائی قریب بھی ہو تو اس بندے کا حصہ اور مقام بھی جنت میں نبی اکرم ﷺ کی رفاقت کے سلسلے میں عظیم تر اور آپ کی صحبت کا مستحق بھی خوب تر ہوگا۔

○○○○

اس رسالہ کے اختتام پر درج ذیل چند توضیحات وتنبیہات پیش ہیں

① پہلی توضیح: نبی اکرم ﷺ کے ساتھ جنت میں رفاقت کا معنی یہ نہیں کہ کوئی شخص مقام ومرتبہ میں بھی آپ ﷺ کے برابر ہوجائے، اور ہو بہو اُسی درجہ کا مستحق قرار پاجائے کہ جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی محمد ﷺ کے لئے جنت میں تیار فرمایا ہے، کیونکہ نبی اکرم ﷺ کا اپنا ایک خاص اور الگ مقام ہے، جسے کوئی بھی انسان نہیں پاسکتا۔

نبی اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

"إِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ، فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ ثُمَّ صَلُّوا عَلَيَّ، فَإِنَّهُ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً صَلَّى الله عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا، ثُمَّ سَلُوا اللهَ لِيَ الْوَسِيلَةَ، فَإِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ، لَا تَنْبَغِي إِلَّا لِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِ اللهِ، وَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَنَا هُوَ، فَمَنْ سَأَلَ لِي الْوَسِيلَةَ حَلَّتْ لَهُ الشَّفَاعَةُ". ①

جب تم مؤذن کو سنو تو اسی طرح کہو جیسے وہ کہتا ہے، پھر مجھ پر درود بھیجو، کیونکہ جو مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے بدلے اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے، پھر اللہ تعالیٰ سے میرے لیے وسیلہ مانگو، کیونکہ وہ جنت میں ایک مقام ہے جو اللہ کے بندوں میں سے صرف ایک بندے کو ملے گا اور مجھے امید ہے کہ وہ میں ہی ہوں گا، چنانچہ جس نے میرے لیے وسیلہ طلب کیا اس کے لیے (میری) شفاعت واجب ہوگی۔

اس حدیث میں اس بات کی صریح دلیل موجود ہے کہ جنت میں سب سے اعلی درجہ وہ ہے جسے ہمارے نبی محمد رسول اللہ ﷺ کے لئے تیار کیا گیا ہے۔ اور آپ ﷺ ایک ایسے خاص مرتبے پر فائز ہوں گے کہ اس درجے پر کوئی دوسرا نہ ہوسکے ہوگا۔

---

① صحیح مسلم: ۳۸۴۔

چنانچہ معلوم ہوا ہے مذکورہ احادیث میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ جنت میں مرافقت سے مراد؛ آپ ﷺ کے قریب ترین مقام سے فیضاب ہونا، اور آپ کے دیدار کا شرف پانا، نیز آپ کے آس پڑوس کی جگہوں سے سرفراز ہونا ہے۔ ①

② **دوسری توضیح:** بندہ جس قدر مذکورہ اسباب کی ادائیگی بجالائے گا' اسے اتنا ہی زیادہ جنت میں نبی اکرم ﷺ کی قربت حاصل ہوگی، اور جس قدر مذکورہ اعمال سے دور ہوگا، کوتاہی سے کام لے گا' اُسی قدر اُسے جنت میں نبی اکرم ﷺ کی مرافقت سے محروم رکھا جائے گا۔

چنانچہ اپنے نفس کے تئیں خیر خواہ اور نبی اکرم ﷺ کی محبت میں سچا و مخلص وہ شخص ہے' جو حسبِ استطاعت اُن اعمال کو انجام دینے کے لئے کوشاں رہتا ہے جو اُسے نبی اکرم ﷺ کی قربت میں اضافہ کا سبب بنتے ہیں۔

اخیر میں عرض ہے کہ جس خوش نصیب شخص کا دل رسول اللہ ﷺ سے ملاقات کے لئے بے قرار ہو، اور آپ ﷺ کی دیدار کے لئے اس کی آنکھیں مشتاق اور ترس رہی ہوں، اسے چاہئے کہ ہر اُس عمل کو کرنے میں جلدی کرے جو اسے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جنت میں ساتھی بنا دے، ساتھ ہی ساتھ اللہ تعالی پر توکل رکھتے ہوئے اس سے مدد کا طلبگار رہے، اور مذکوہ بالا سارے وسائل و اسباب پر مواظبت اور ہمیشگی برتے، اور پوری کوشش کے ساتھ انہیں لازم پکڑے رہے تاکہ اسے حاصل کر سکے۔ اور جو شخص اِن سابقہ امور میں سچا ہوگا' اللہ بھی اس کے ساتھ سچا ہوگا اور اللہ تعالیٰ اس کی مدد فرمائے گا، نیز اُسے درست راہ دکھادے گا۔

وصلى الله وسلم على نبينا محمد صلى الله عليه وآله وسلم۔

○○○○

---

① انظر: دلیل الفالحین لطرق ریاض الصالحین: ۲/ ۳۲۴۔

ہماری اہم مطبوعات
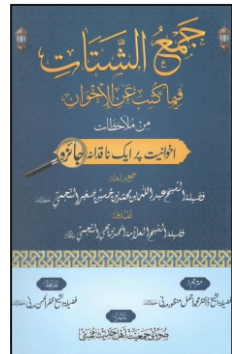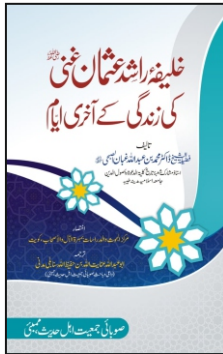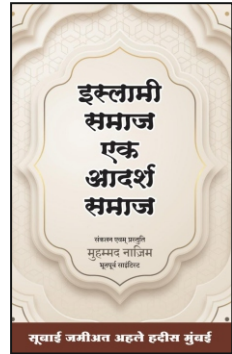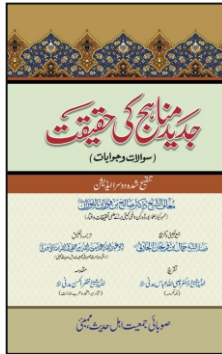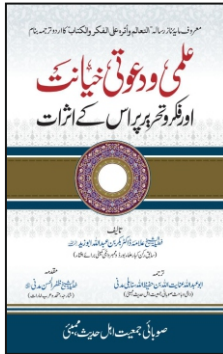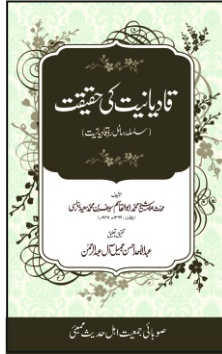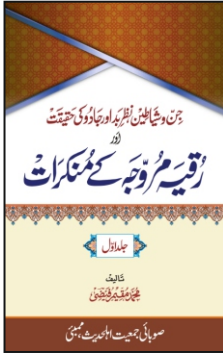
A1 Grafix Studio : +91-9819189965

SUBAI JAMIAT AHLE HADEES, MUMBAI

14/15, Chuna Wala Compound, Opp. Best Bus Depot, L.B.S. Marg, Kurla (W), Mumbai - 400 070
9892255244 9892555244 ahlehadeesmumbai@gmail.com @JamiatSubai
subaijamiatahlehadeesmum SubaiJamiatAhleHadeesMumbai
www.ahlehadeesmumbai.com majallahaljamaah@gmail.com